احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعہ 15 دسمبر 2006ء

روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 15 دسمبر 2006ء 23 ذیقعد 1427 ہجری 15 فتح 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 281

اللہ کے ساجد بندے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ہمیں وہ سورۃ پڑھ کر سناتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کسی کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب من سجد لسجود القاری حدیث نمبر:1013)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دوست نے بڑی مشکل کے وقت خط لکھا کہ اس کا ایک عزیز کسی سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اور دعا کے لئے درخواست کی۔ چنانچہ اسی رات صافی وقت میسر آ گیا۔ اور قبولیت کے آثار سے ایک آریہ کو اطلاع دی گئی۔ چند روز بعد خبر ملی کہ مدعی جس نے یہ مقدمہ دائر کیا تھا۔ ناگہانی موت سے مر گیا اور شخص ماخوذ نے خلاصی پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کے گواہ بھی کئی مسلمان اور وہی مذکور الصدر آریہ ہیں جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔ مگر حلف مطابق نمونہ نمبر 2 کے ہوگی۔ اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے۔ دیکھو صفحہ 477 و 478۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 260)

خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

اس وقت مجھے یاد آیا کہ آج انہیں کے لئے دعا کی جائے چنانچہ دعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلا سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی ان کا خط میرے کسی بستہ میں ابتک پڑا ہوگا اور وہی اس بات کا کامل گواہ ہے۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 603)

حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات وخطاب جرمنی سے براہ راست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں جرمنی سے حضور انور کے دو خطبات جمعہ، خطبہ عیدالاضحیہ اور جلسہ سالانہ قادیان کیلئے اختتامی خطاب ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق درج کیا جا رہا ہے احباب مطلع رہیں اور استفادہ فرمائیں۔

22 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 5:30 شام
خطبہ جمعہ 6:00 شام
28 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 1:30 دوپہر
جلسہ قادیان سے اختتامی خطاب 2:00 دوپہر
29 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 5:30 شام
خطبہ جمعہ 6:00 شام
31 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 1:30 تا 4:30 شام
اسی دوران **خطبہ عیدالاضحیہ** نشر ہوگا۔

(ناظر اشاعت)

ضرورت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ دارالحمد ہوسٹل لاہور میں ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ ایسے احمدی احباب جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں، تعلیم انٹرمیڈیٹ ہو۔ کمپیوٹر کا کام جانتے ہوں، عمر 40 سال سے زیادہ ہو۔ وہ مقامی صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔

نوٹ: رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ سے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مع تفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/6000 روپے۔
قربانی کا حصہ گائے -/3000 روپے۔

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 413

تفسیر کے سات رہنما اصول

حضرت اقدس مسیح موعود کی معارف و حقائق سے لبریز تالیف برکات الدعا کا ایک حقیقت افروز اقتباس:۔

جاننا چاہئے کہ سب سے **اول معیار** تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہو۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جائیں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو۔ اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بیّنہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو............ کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرتؐ کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا۔ اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے (۔) قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور سونگھ لیتا ہے۔ اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس میں انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ اور کہا ہے کہ............ جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔ ہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے۔ بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالےٰ کے دونوں سلسلوں میں بھی بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 17)

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پر لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

کامیابی

ماہ دسمبر میں ڈسٹرکٹ لیول پر ضلع جھنگ کے سکولز کے مابین علمی ادبی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبات نے بھی حصہ لیا اور نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں ہے۔

1۔ ادیبہ مظہر بنت مظہر اقبال صاحب انگلش تقریر اول
2۔ فائقہ بشیر بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نعت دوئم
3۔ حنا ارشد بنت ارشد علی اختر صاحب اردو مباحثہ دوئم

اللہ تعالیٰ تمام طلباء و طالبات کے ذہن روشن فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور محض اپنے فضل سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پرنسپل گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

طلباء اور طالبات کیلئے

اپرنٹس نرسز کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 10 جنوری 2007ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں صدر صاحب محلّہ یا امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم ایف اے/ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 25 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم انعام الرحمٰن شاکر صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ حمیدہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد چاہل جٹ سابق صدر جماعت عینو والی ضلع نارووال بعمر 62 سال اچانک فالج کے حملہ کی وجہ سے نارووال ہسپتال میں 24 نومبر 2006ء کو وفات پا گئیں اسی روز مکرم کاشف محمود قمر صاحب معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم معلم صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت صابر، مہمان نواز اور ہر ایک سے اچھے طریقے سے پیش آنے والی نیک خاتون تھیں مرحومہ اپنے تمام بہن بھائیوں میں اکیلی احمدی تھیں جماعت کے مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کرتیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سیکرٹریان تعلیم رپورٹ ارسال کریں

تمام سیکرٹریان تعلیم اضلاع کو نظارت تعلیم کی طرف سے ماہوار رپورٹ فارم ارسال کیا گیا تھا جس پر وہ اپنی ماہوار کارگزاری رپورٹ ارسال کرتے ہیں۔ بعض اضلاع تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ماہوار رپورٹ ارسال کر رہے ہیں تاہم درج ذیل اضلاع کے سیکرٹریان تعلیم کی طرف سے گزشتہ چھ ماہ سے ماہوار رپورٹ موصول نہیں ہوئی جو کہ قابل فکر بات ہے۔ ان سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ اپنے ضلع کی ماہوار کارگزاری رپورٹ باقاعدگی سے ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نام اضلاع جن کی گزشتہ چھ ماہ سے رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ گجرات، اسلام آباد، راولپنڈی جھنگ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بھکر، اٹک گوجرانوالہ، فیصل آباد، رحیم یار خان، میانوالی، لیہ خانیوال، چکوال، لودھراں، کوٹلی، میر پور آزاد کشمیر بدین، لاڑکانہ، نواب شاہ، خیر پور، نوشہرو فیروز، سکھر جیکب آباد، کراچی

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم میاں اعجاز احمد طاہر صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ عذرا اعجاز صاحبہ مورخہ 7 دسمبر 2006ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 50 سال وفات پا گئیں۔ بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں پابند صوم وصلوٰۃ، ملنسار اور مہمان نواز تھیں صدر لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا سلام رہیں اب نائب صدر لجنہ فیکٹری ایریا سلام خدمات سرانجام دے رہی تھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں مکرمہ شمائلہ زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم زاہد رشید صاحب فیصل آباد اور مکرمہ عائشہ اعجاز صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم عمر اعجاز صاحب بعمر سترہ سال یادگار چھوڑا ہے۔ بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ و بقایاجات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے زریں ارشادات کی روشنی میں

واقفین زندگی کی صفات، تعلیم و تربیت اور تقویٰ و طہارت

مرسلہ: مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب

خدمت دین میں سرگرم

ایک الہام کا ذکر تھا، فرمایا:۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو احباب ہماری جماعت میں خدمت دین میں سرگرم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو درجہ وعظمت دینا چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص20)

سلسلہ کے کارکنان کی صفات

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاویں جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جا کر وعظ بھی کریں۔ دین کے واسطے چندے بھی جمع کریں۔ حضور نے فرمایا کہ:۔

جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت، محنت، علم۔ جب تک یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا اور اگر علم رکھتا ہے، محنت بھی کرتا ہے۔ دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا:۔

کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہیں ایسے لوگوں کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہیں گزرتا خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے اس میں کوئی اسراف نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص269)

مربیان کے لئے ضروری صفات

ایک تجویز کی تھی اگر راست آجاوے تو بڑی مراد ہے۔ یونہی عمر گزرتی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ میں ایک کا بھی نام نہیں لے سکتے جس نے اپنے لئے کچھ حصہ دین کا اور کچھ حصہ دنیا کا رکھا ہو اور ایک صحابی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کچھ دین کی تصدیق کر لی ہو اور کچھ دنیا کی بلکہ وہ سب کے سب منقطعین تھے اور سب کے سب اللہ کی راہ میں جانے دینے کو تیار تھے۔ اگر چند آدمی ہماری جماعت میں سے بھی تیار ہوں جو مسائل سے واقف ہوں اور ان کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ قانع بھی ہوں تو ان کو باہر (-) کے لئے بھیجا جاوے۔ بہت علم کی حاجت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سب امی ہی تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بھی امی تھے۔ تقویٰ اور طہارت چاہئے۔ سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سمجھا دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص309)

تقویٰ و طہارت میں نمونہ

میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل، راست قدم اور بردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص311)

جماعت کے واعظین کی صفات

میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں۔ بالفعل بارہ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ ان کا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گزاریں اور پھر دس پندرہ روز کے واسطے قادیان آجائیں۔

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق و یصبر (یوسف:91) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔

اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہؓ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک بہت مشکل راہ ہے۔ قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلیں گے۔ اب تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں، لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ ان کے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت...... کے واسطے ضروری ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے۔ مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی شئے کو تلاش کرتا ہے۔

مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔ جب کسی گاؤں میں جائیں وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں وہاں تقسیم کر دیں۔ یہ عمدہ صفات سید سرور شاہ صاحب میں پائے جاتے ہیں اور کشمیر کے واسطے مولوی عبداللہ صاحب اس کام کے لئے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص319,318)

دعوت الی اللہ کے لئے قناعت شعار آدمیوں کی ضرورت

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے۔ کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا۔

(-) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی (-) ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں۔ تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزارا کر لیتے تھے۔

تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔ میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے۔ اول چاہئے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنے والے ہوں۔ جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص682)

ہماری دعاؤں کا مستحق

اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلادے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بارہا قسم کھا کر فرمایا کہ ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں، دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص311)

رضا الٰہی

ایسے پاک دل انسان بھی ہوتے ہیں جو صرف اس لئے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے وہ مامور ہیں اور اس کو فرض سمجھتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ وعظ کا منصب ایک اعلیٰ درجہ کا منصب ہے اور وہ گویا شان نبوت اپنے اندر رکھتا ہے بشرطیکہ خدا ترسی کو کام میں لایا جاوے۔ (ملفوظات جلد اول ص373)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کریں

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں ...... کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کردیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یادرکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش ...... کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں ...... اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم وغموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں، ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

وقف زندگی کی اصل غرض

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں (-) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اسلمت لرب العالمین (البقرہ:132) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا۔ تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے۔ اس آیت سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ بعض خام خیال کوتاہ فہم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہر ایک آدمی کو جہنم میں ضرور جانا ہوگا۔ یہ غلط ہے، یہ غلط ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ تھوڑے ہیں جو جہنم کی سزا سے بالکل محفوظ ہیں اور یہ تعجب کی بات نہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 369)

واقفین کی تعلیم وتربیت

مجھے یہ بھی شبہ ہے کہ دماغی حالتیں کچھ اچھی نہیں ہیں۔ بہت ہی کم ایسے لڑکے ہوتے ہیں جن کے قویٰ اعلیٰ درجہ کے ہوں ورنہ اکثر کو سل یا دق ہوجاتی ہے۔ پس ایسے کمزور قویٰ کے لڑکے بہت محنت برداشت نہیں کرسکتے۔ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اور بھی فکر دامنگیر ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو ہم ایسے لڑکے تیار کرنا چاہتے ہیں جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں اور فارغ التحصیل ہو کر خدمت دین کریں مگر دوسری طرف اس قسم کی مشکلات ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سوال پر بہت فکر کیا جاوے۔ ہاں میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جو بچے ہمارے اس مدرسہ میں آتے ہیں ان کا آنا بھی بے سود نہیں ہے۔ ان میں اخلاص اور محبت پائی جاتی ہے اس لئے اس موجودہ صورت اور انتظام کو بدلنا بھی مناسب نہیں ہے۔

میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے تھا کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے اور کم ازکم دو گھنٹہ ہی اس کام کے لئے رکھے جاتے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ زبانی تعلیم ہی کا سلسلہ جاری رہا ہے اور طب کی تعلیم بھی زبانی ہوتی آئی۔ زبانی تعلیم سے طالب علموں کو خود بھی بولنے اور کلام کرنے کا طریق آجاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ معلم فصیح و بلیغ ہو۔ زبانی تعلیم سے بعض اوقات ایسے فائدے ہوتے ہیں کہ اگر ہزار کتاب بھی تصنیف ہوتی تو وہ فائدہ نہ ہوتا۔ اس لئے اس کا التزام ضروری ہے۔ تعطیل کے دن ضرور ان کو سکھایا جاوے۔ پھر باقاعدہ ان کو قرآن شریف سنایا جاوے۔ اس کے حقائق ومعارف بیان کئے جاویں اور ان کی تائید میں احادیث کو پیش کیا جاوے۔ ...... اور یہ سب کچھ سلسلہ وار ہو یعنی کسی ہفتہ کچھ اور کسی ہفتہ کچھ اگر یہ التزام کرلیا گیا تو میں یقیناً جانتا ہوں کہ بہت کچھ تیاری کرلیں گے۔ نری عربی زبان کی واقفیت کچھ فائدہ نہیں پہنچاسکتی۔ آنحضرت ﷺ جب پیدا نہیں ہوئے تھے تو اس زبان نے عربوں کے اخلاق، عادات اور مذہب پر کیا اثر ڈالا؟ اور اب شام ومصر میں کیا فائدہ پہنچایا؟ ہاں یہ سچ ہے کہ عربی زبان اگر عمدہ طور سے آتی ہو تو وہ قرآن شریف کی خادم ہوگی اور انسان قرآن شریف کے حقائق ومعارف خوب سمجھ سکے گا۔ چونکہ قرآن اور احادیث عربی زبان میں ہیں اس لئے اس زبان سے پورے طور پر باخبر ہونا بہت ہی ضروری ہوگیا ہے۔ اگر عربی زبان سے واقفیت نہ ہو تو قرآن شریف اور احادیث کو کیا سمجھے گا؟ ایسی حالت میں تو پتہ ہی نہیں ہوسکتا کہ یہ آیت قرآن شریف میں ہے بھی یا نہیں۔ ایک شخص کسی پادری سے بحث کرتا تھا اس سے کہہ دیا کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے لولاک لما پادری نے جب کہا کہ نکال کر دکھاؤ تو بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا۔

سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں۔ واقف ہونا ضروری ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث اور اس طرح پر ان کو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اور ایسی کتابیں تیار کی جاویں جو اس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں۔ اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہوجاوے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا امر حلہ طے ہوجاوے گا۔

یہ بھی یادرہے کہ بیان کرنے والے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں۔

غرض میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ تم نے سن لیا ہے اور میری اصل غرض اور منشاء کو تم نے سمجھ لیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کے لئے جو جو تجاویز اور پھر ان تجاویز پر جو اعتراض ہوتے ہیں۔ وہ بھی تم نے بیان کردیئے ہیں اور میں سن چکا ہوں۔ میں مدرسہ کی موجودہ صورت کو بھی پسند کرتا ہوں۔ اس سے نیک طبع بچے کچھ نہ کچھ اثر ضرور لے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں چاہئے کہ مالا یدرک کلہ لایترک کلہ۔ تجربہ کے طور پر سردست ایک سال کے لئے ہی ایسا انتظام کرکے دیکھو کہ ہفتہ وار جلسوں کے ذریعہ ان کو دینی ضروریات سے آگاہ کیا جاوے۔ ہاں عربی زبان کے لئے معقول انتظام ہونا چاہئے۔ اگر اس کے لئے کچھ نہ ہو تو پھر ہماں اش درکاسہ والی بات ہوگی۔ گویا زبانی تو سب کچھ ہوا مگر عملی اور حقیقی طور پر کچھ بھی نہ ہوا۔

اس بات کو بھی زیرنظر رکھ لو کہ اگر ان بچوں پر اور بوجھ ڈالا گیا تو وہ پاس ہونے کے خیالات میں دوطرفہ محنت نہیں کرسکیں گے۔ ایک ہی طرف کوشش کریں گے اور اگر علیحدہ تعلیم ہوگی تو اس کے لئے دقت وہی ہے وہ بڑھ نہیں سکتا۔ اس لئے ایک تو وہی صورت ہوسکتی ہے جو زبانی تعلیم کی میں نے بتائی ہے اور ایک اور یہ صورت ہے کہ وہ بچے جو پاس اور فیل کی پروانہ رکھیں بلکہ ان کی غرض خدمت دین کے لئے تیار ہونا ہو اور محض دین کے لئے تعلیم حاصل کریں ایسے بچوں کے لئے خاص انتظام کردیا جاوے مگر ان کے لئے بھی یہ ضروری امر ہے کہ علوم جدیدہ سے انہیں واقفیت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اگر علوم جدیدہ کے موافق کسی نے اعتراض کردیا تو وہ خاموش ہوجاویں اور کہہ دیں کہ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے موجودہ علوم سے انہیں کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے تاکہ وہ کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور ان کی تقریر کا اثر زائل نہ ہوجاوے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ بے خبر ہیں۔

ہاں ایک جماعت یہ ہو کہ وہ دونو علوم حاصل کرسکیں اور بجائے خود انہیں وقت کی پروانہ ہو۔ پھر اس پر مشکل یہ ہوگی کہ استاد مستعد اور مقرر بنیں۔ غرض ہر پہلو کو سوچ کر یہ انتظام کرنے کی بات ہے۔ اس لئے میں جب ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں اور سمجھ نہیں سکتا کہ ہمارا جو مطلب ہے وہ کیونکر پورا ہوسکتا ہے۔ اگر موجودہ صورت ہی کو قائم رکھیں اور کوئی انتظام نہ کیا گیا تو پھر ان ساری تقریروں سے فائدہ کیا ہوا؟ اور اگر اس پر مضامین بڑھاویں تو استاد واویلا کرتے ہیں کہ وقت تھوڑا ہے اور ساتھ ہی لڑکوں کی صحت کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس نکتہ کو مدنظر رکھو کہ ایسے لوگ تیار ہوجاویں گے۔ اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے سامنے تیار ہوں۔ خدا تعالیٰ نے جو نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ...... تو کشتی ہمارے سامنے بنا۔ اسی طرح پر میں اس جماعت کو اپنے سامنے تیار کرانا چاہتا ہوں۔ فائدہ اسی سے ہوگا۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 620-622)

صحبت مسیح موعود کی برکت

مدرسہ کا ذکر تھا۔ فرمایا:۔

''اس جگہ طلباء کا آکر پڑھنا بہت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا۔ جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے تیار ہونے چاہئیں جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں''۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 649)

بعض دفعہ سختی کرنا ضروری ہوتا ہے

اصل میں مومن کو بھی (-) دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی ...... ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے بھی حفظ مراتب کا لحاظ رکھا ہے۔ مومنین اور ایمانداروں کے واسطے کیسی نرمی کا حکم ہے اور کفار میں سے بعض میں مادہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کو سختی کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح سے بعض بیماریوں یا زخموں میں ایک حکیم حاذق کو چیرا پھاڑی اور عمل جراحی سے کام لینا پڑتا ہے۔

حضرت ابن عربی لکھتے ہیں کہ فرعون کے لئے کیوں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نرمی کا سلوک کرنے کی ہدایت کی۔ اس میں بھید یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آخر اسے ایمان نصیب ہو جاوے گا۔ چنانچہ 'اٰمنت' کا لفظ اسی کے منہ سے نکلا۔ بلکہ وہ تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ قرآن شریف سے اس کی نجات بھی ثابت ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 527,526)

مربی کے لئے ایک اہم بات

(-) کو چاہئے کہ امراء کو جو لمبا کلام نہیں سن سکتے ایک چھوٹا سا ٹوٹکا سنائے جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے اور اپنا کام کرے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 530)

واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں۔ تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اگر زنا کار زنا سے منع کرے تو اس کی اس حالت کے ثابت ہو جانے پر سننے والوں کے دہریہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ وہ خیال کریں گے کہ اگر زنا کاری واقعی خطرناک چیز ہوتی اور خدا تعالیٰ کے حضور اس ناپاکی پر سزا ملتی اور خدا واقعی ہوتا تو پھر یہ جو منع کرتا تھا خود کیوں اس سے پرہیز نہ کرتا۔

مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔ ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا تھا، تو اس کا دل سخت ہو گیا اور وہ رک گیا۔ غرض تواصوا بالحق میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے اعمال کی روشنی سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اور پھر ان کا یہ شیوہ ہوتا ہے تواصوا بالصبر یعنی صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔ جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے۔ اگر کوئی مولوی اور پیش رو ہو کر امام اور رہنما بن کر جلدی بھڑک اٹھتا ہے اور اس میں برداشت اور صبر کی طاقت نہیں تو وہ لوگوں کو کیوں نقصان پہنچاتا ہے؟ (ملفوظات جلد اول ص 123)

دعا اور خدمت دین

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے، جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 215)

روحانی لذت

روحانی لذت تو ایک باریک اور عمیق راز ہے جس پر اگر کسی کو اطلاع مل جائے اور ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی جس کو یہ سرور اور ذوق مل جائے وہ اس سے سرشار اور مست ہو جائے۔ نفسانی لذتیں ایسی ہیں کہ ہمیشہ آنی اور فانی ہوتی ہیں۔ نفسانی لذت وہ لذت ہے جس کے ساتھ ایک طوائف بازاروں میں ناچ کرتی ہے۔ وہ بھی اس لذت میں شریک ہیں۔ جیسے مولوی واعظ کی حیثیت میں گاتا ہے اور لوگ اس کو پسند کرتے ہیں۔ ویسے ہی بازاری عورت گاتی ہے، اسے بھی پسند کرتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس یہی چیز ہے جو ایک واعظ کے وعظ سے بھی لذت اٹھاتا ہے اور دوسری طرف ایک بدکار عورت کے گانے سے بھی لذت اٹھاتا ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ عورت بدکار ہے۔ اس کے اخلاق، اس کی معاشرت بہت ہی قابل نفرت ہے لیکن اس پر بھی اگر وہ اس کی باتوں اور اس کے گانے سے لذت اٹھاتا ہے اور اس کو نفرت اور بدبو نہیں آتی تو یقیناً سمجھو کہ یہ نفسانی لذت ہے۔ ورنہ روح تو ایسی گھناؤنی اور متعفن شئے پر راضی نہیں ہو سکتی۔ اس قابل رحم واعظ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھ میں پاک حصہ نہیں ہے۔ ایسا ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے سامعین نہیں سمجھتے کہ ہم یہاں صرف نفسانی لذت کے لئے بیٹھے ہیں اور خدا کا بخرہ ہم میں نہیں ہے۔ پس میں خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ ہماری تقریروں ہمارے بولنے والوں اور سننے والوں میں سے اس ناپاک اور خبیث روح کے حصہ کو نکال کر محض للّٰہیت بھر دے ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں آج بہت اچھا وعظ ہوا۔ (ملفوظات جلد اول ص 266,265)

ربانی واعظ کا اثر روح پر

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی پیدائش میں ایک روح کا حصہ ہے۔ دوسرے نفس کا جو بہت پھیلا ہوا ہے۔ اب آپ لوگ یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ جو چیز زیادہ ہوگی اس کا اثر زیادہ ہوگا۔ روح کا جوش ایسا ہے جیسے کوئی غریب الوطن ناواقف لوگوں میں آ کر بسے۔ پس روح جو گمنام حالت میں ہوتی ہے اس پر بہت کم اثر ہوتا ہے۔ روح کے اثر کی علامت یہ ہے کہ جب ربانی واعظ اور حقانی ریفارمر بولتا ہے تو وہ اپنے وعظ میں سامعین کو کالعدم سمجھتا ہے اور پیغام رساں ہو کر باتیں پہنچاتا ہے۔ ایسی صورت میں روح میں ایک گداز پیدا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی کے ایک آبشار کی طرح جو پہاڑ کے بلند کراڑے سے نشیب کی طرف گرتا ہے۔ بے اختیار ہو کر گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے اور اس بہاؤ میں وہ ایک ایسی لذت اور سرور محسوس کرتی ہے۔ جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ پس وہ اپنے بیان اور اپنی تقریر میں وجہ اللہ کو دیکھتا ہے۔ سامعین کی اسے پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ وہ اس کو کیا کہیں گے۔ اس کو ایک اور طرف سے ایک لذت آتی ہے اور اندر ہی اندر خوش ہوتا ہے کہ میں اپنے مالک اور حکمران کے حکم اور پیغام کو پہنچا رہا ہوں۔ اس پیغام رسانی میں جو مشکلات اور تکالیف اسے پیش آتی ہیں وہ بھی اس کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہوتی ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 267)

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

یورپ میں عربی کتب کا ذخیرہ

برطانیہ کی درج ذیل عظیم الشان لائبریریوں میں عربی کتابوں کا ایک نادر ذخیرہ موجود ہے انڈیا آفس لائبریری، برٹش لائبریری، بوڈلین لائبریری (آکسفورڈ) ایڈنبرا یونیورسٹی (سکاٹ لینڈ) کی لائبریری۔ کیمبرج یونیورسٹی اور ڈرہم یونیورسٹی کی لائبریری، اور رائیل ایشیاٹک سوسائٹی۔ صرف برٹش میوزیم کی اسلامی مخطوطات کی فہرست دو جلدوں میں ہے اور چار ہزار مخطوطات پر مشتمل ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا کہ سسلی کے بادشاہ فریڈرک دوم (Fredrick II 1194-1250) نے 1224 میں نیپلز (Naples,Italy) میں یورپ کی پہلی یونیورسٹی ایک چارٹر کے ماتحت قائم کی جس میں درس و تدریس کے لئے تمام کتابیں عربی میں تھیں۔

راقم السطور کو 1999ء میں بوڈلین لائبریری ایک دن کے لئے وزٹ کرنے کا موقعہ ملا تھا یہاں داخلہ کے لئے کسی پروفیسر کے تعارفی خط کا ہونا ضروری ہے۔ پاسپورٹ کی فوٹو کاپی بنا کر، دو پاؤنڈ فیس کی رقم لے کر ایک دن کے لئے مجھے اجازت نامہ دے دیا گیا تھا۔ پھر عاجز کو ایک کمرے میں بیٹھنے کا کہا گیا جہاں پنسل اور قلم لے جانا ممنوع تھا۔ وہاں عہد وسطی کی عربی کتب کی بڑے سائز کی ایک کیٹالاگ تھی جس میں سے عاجز نے الرازی، جابر ابن افلاح، الزہراوی، ابن ظہر، ابن الھیثم، ابن سینا، کی کتب کا انتخاب کیا اور متعلقہ افسر مجھے یہ کتابیں کچھ وقفہ کے بعد لا کر دیتا رہا۔ تو میں اس بات کا شاہد ناطق ہوں کہ اس کتاب میں بیان کردہ کتابیں واقعی لکھی گئی تھیں اور ابھی تک موجود ہیں۔

جرمنی میں صرف برلن لائبریری کے عربی مخطوطات کی فہرست دس ضخیم جلدوں میں دستیاب ہے۔ ہر جلد میں ایک ہزار مخطوطات کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ گوٹھنگن، بون، ٹوبنگن، ہائیڈل برگ، ہمبرگ میونخ، توبن گن، کی جامعات کے کتب خانوں میں صد ہا نادر اسلامی نسخے اور مخطوطات کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ سپین کی میڈرڈ سے چالیس میل دور اسکوریال لائبریری اور میڈرڈ کی نیشنل لائبریری میں بھی صد ہا مخطوطات موجود ہیں۔ (1999ء میں راقم السطور قرطبہ سے کار کے ذریعہ لمبا سفر کر کے اسکوریال عربی کتب دیکھنے کے اشتیاق میں عبدالباسط کے ہمراہ گیا تھا مگر اس روز لائبریری تو بند تھی البتہ ہم نے خوبصورت محل نما عظیم الشان بلڈنگ کے باقی حصہ کی مایوس ہو کر سیر کی)

بوڈلین لائبریری نے اسلامی دنیا کی ایک ہزار سالہ پرانی نادر کتب میں سے پچاس کتب کی نمائش کا اہتمام 1981ء میں کیا جو قرون وسطی کے علماء نے فلاسفی، میڈیسن، فزکس، ریاضی اور جغرافیہ جیسے علوم پر لکھی تھیں۔ اس نمائش کا نام دی ڈاکٹرینا عربم (The Doctrina Arabum) تھا جو ڈیوینٹی سکول کی پانچ سو سالہ عمارت میں لگائی گئی تھی۔ نمائش میں راجر بیکن کی کتاب اوپس ٹیرٹس (Opus Tertius) بھی تھی جس میں اس نے ابن الھیثم اور الزرقالی کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مائیکل سکاٹ کی زوآلوجی پر ترجمہ کردہ کتب بھی تھیں جو اس نے بادشاہ فریڈرک دوم کے حکم پر کی تھیں۔ یونانی عالم آپالو نیوس آف پیرگا (Appolonius of Perga) کی کتاب کونکس (Conics) کے تین حصوں کا عربی ترجمہ تھا جن کے مطالعہ سے ایڈمینڈ ہیلی (Halley) نے اپنی کتاب 1710 میں شائع کی تھی۔ نمائش میں الوغ بیگ کی زیج عربی زبان میں تھی جس کا لاطینی میں ترجمہ کر کے پروفیسر جان گریوز (Greaves) نے لاطینی میں ستاروں کی زیج تیار کی تھی۔ یہاں لاطینی زبان میں وہ مینوسکرپٹ بھی تھے جو تیرہویں اور چودہویں صدی میں یورپ کی جامعات میں بطور نصاب کے شامل تھے، ایسے مخطوطات مرٹن کالج (Merton College) کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔

ویٹیکن کی مشہور زمانہ لائبریری جس کا آغاز 1451ء میں ہوا تھا یہاں دو ملین کتابوں کے علاوہ 75,000 مخطوطات عربی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں میں موجود ہیں۔ اسی طرح یہاں قرآن پاک کی 33ویں سورۃ آیات 73 اور 74 کا ایک صفحہ موجود ہے جو تیونس میں تیرہویں صدی میں لکھا گیا تھا۔ امریکہ کی نیشنل لائبریری آف میڈیسن، میری لینڈ میں بھی میڈیسن کے موضوع پر نادر مخطوطات اور کتابوں کا بیش قیمت ذخیرہ موجود ہے۔ ہندوستان کی خدابخش لائبریری پٹنہ اور رضا لائبریری رام پور میں بھی کتابوں اور مخطوطات کا انمول ذخیرہ موجود ہے۔

☆☆☆

مکرم میاں عبدالقیوم صاحب

قادیان دارالامان کی یادیں

قادیان کا ہائی سکول

اس سکول میں طلباء سارے ملک سے داخلہ لیتے تھے۔ ہمارے زمانہ میں حیدر آباد دکن کے طالب علم بھی تھے۔ صوبہ سرحد سے بھی تھے۔ صوبہ بنگال کے بھی تھے اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے بھی تھے۔ اور قادیان کی کشش کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ وہ طلباء جو بڑے بڑے شہروں کے رہنے والے تھے وہ بھی قادیان جیسے قصبہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ ہمارے زمانہ میں بہت سے استاد جو رفقاء حضرت مسیح موعود تھے وہ بھی طلباء کو پڑھایا کرتے تھے جیسے حضرت مولوی محمد دین صاحب مربی امریکہ۔ حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔ آپ بی ٹی صاحب کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب، حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہر، حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی مربی انگلستان، اسی طرح حضرت ماسٹر نورالٰہی صاحب، حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب طبیب عجائب گھر والے، محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ سکول کا ماحول خوشگوار اور علمی تھا۔ نظم وضبط بھی خوب تھا۔ استاد صاحبان دلی جوش اور محبت سے پڑھاتے تھے۔ گاہے گاہے اپنے تربیتی وعملی تجارب سے بھی آگاہ کرتے رہتے تھے جس سے دلوں میں جوش پیدا ہوتا تھا۔

بورڈنگ تحریک جدید

اس سکول سے ملحق بورڈنگ تحریک جدید بھی تھا۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت کو بار بار تلقین کی تھی کہ وہ اپنے بچوں کو اس بورڈنگ ہاؤس میں رکھیں۔ اس میں حیدر آباد دکن، سرحد، بنگال اور پنجاب کے مختلف علاقوں کے بچے رہائش پذیر ہوتے۔ اس بورڈنگ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ طلباء تمام نمازیں باجماعت بیت الذکر میں ادا کرتے تھے۔ ہم طلباء لائن میں شامل ہو کر ایک نظم وضبط سے بیت الذکر میں جاتے۔ پڑھائی سردیوں میں رات کے 9 بجے تک ہوتی تھی پھر بلب بجھا دیئے جاتے لیکن صبح فجر کی نداء کے ساتھ اٹھنا لازمی ہوتا۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے۔ آجکل تو بچے رات کے بارہ اور ایک بجے تک پڑھتے رہتے ہیں لیکن ہمارے بورڈنگ میں 9 بجے رات کے بعد مطالعہ کرنے کی اجازت نہ ہوتی۔ آجکل کے بچے اسی لئے صبح دیر سے اٹھتے ہیں اور فجر کی نماز بھی ضائع ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ دینی امور میں سستی آجاتی ہے۔

قادیان میں جمعۃ المبارک

دفاتر اور سکولوں میں جمعہ کی چھٹی ہوتی تھی۔ بورڈرز جمعہ کو بھی لائن میں بیت اقصیٰ جایا کرتے۔ بیت اقصیٰ کے مسقف حصہ میں شاید تین یا چار صفیں بنتی تھیں پہلی نداء سے بھی پہلے بعض لوگ وہاں آجاتے۔ نوافل ادا کرتے۔ بعض سورۃ کہف کی تلاوت کرتے۔ مجھے حافظ محمد رمضان صاحب کی سورۃ کہف کی تلاوت ابھی تک یاد ہے۔ جمعہ کے لئے حضرت مصلح موعود ایک اور ڈیڑھ بجے کے درمیان تشریف لاتے منبر پر کھڑے ہوتے۔ بائیں ہاتھ سے بعض دفعہ دیوار کا سہارا بھی لے لیتے۔ گرمیوں میں دوست باری باری حضور پر ہاتھ کا پنکھا کرتے رہتے۔ اس زمانہ میں بیت اقصیٰ میں ہاتھ کے بڑے بڑے پنکھے ہوتے تھے جنہیں جوان لوگ سامعین پر چلایا کرتے تھے۔ بعد میں بجلی آگئی تو پھر یہ نظام بدل گیا۔ بیت اقصیٰ کے جنوبی حصہ میں ایک قنات لگی ہوتی تھی۔ جہاں عورتیں بیٹھتی تھیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد بھی مسقف حصہ نمازیوں سے بھرا رہتا۔ وہاں نماز کے بعد بھی خاموشی رہتی اور انسان سکون سے عبادت کرسکتا تھا۔

قادیان کی بیت مبارک

شروع میں یہ بیت الذکر بہت چھوٹی تھی۔ بعد میں اس کی توسیع کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد اس بیت الذکر کی پھر توسیع کی گئی۔ ہمارے بزرگوں کا دستور ہوتا کہ جب بھی انہیں کوئی اہم کام درپیش ہوتا۔ وہ بیت مبارک میں جا کر نوافل ادا کرتے۔ ان کی اتباع میں ہم بھی بیت میں چلے جاتے۔ تجربہ یہی ہے کہ بیت مبارک میں کی ہوئی اکثر دعائیں قبول ہو جاتی تھیں۔

دعویٰ مصلح موعود

1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشادِ الٰہی کے مطابق دعویٰ کیا کہ حضور پیشگوئی در بارہ مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ اس پر جماعت میں اتنی خوشی ہوئی کہ کسی شادی کسی عید یا کسی اور موقعہ پر ایسی خوشی نہ ہوتی تھی ہر ایک خدا کا شکر کرتا کہ خدا نے اسے مصلح موعود کو ماننے اور دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ دن کیا تھے۔ کیسے تھے۔ صحیح طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا حضرت مصلح موعود پر دعویٰ کے بعد ایک نیا رنگ آ گیا تھا۔ ایک نئی امنگ نیا یقین اور نیا ولولہ تھا۔ آپ نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ اور جماعت بھی حضور کی اقتدا میں دوڑتی جاتی تھی۔ نت نئی تحریکات ہوتیں اور جماعت دلی جوش اور جذبہ سے ان پر عمل پیرا ہوتی۔ مرد وعورت۔ بچے بوڑھے سب ہی اپنی بساط کے مطابق حضور کی تحریکات پر عمل کرتے تھے۔ ہم لوگوں میں یہ یقین مستحکم تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی اب ہمیں روک نہیں سکتی اور تباہ نہیں کرسکتی کیونکہ ہمارے آگے اب مصلح موعود کھڑے ہیں اور یہ وہ مصلح موعود ہیں کہ دنیا کی ساری طاقتیں علیحدہ علیحدہ یا مل کر بھی اگر حضور سے ٹکرائیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی۔

دعویٰ مصلح موعود کے بعد حضور نماز مغرب کے بعد بیت مبارک میں تشریف رکھتے اور مجلس علم وعرفان لگتی۔ اس مجلس میں بیٹھنے والے اس روحانی ماحول کا خوب اندازہ کرسکتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو اس زمین سے بلند ہوتا محسوس کرتے اس مجلس میں بعض دفعہ کئی کئی منٹ خاموشی کا عالم رہتا۔ سوالات کے جوابات ایسے شافی ایسے کامل۔ اور عقل و مذہب کے امتزاج سے ایسے ہوتے کہ قلب کے ساتھ دماغ بھی روشن ہو جاتا۔

ان دنوں حضور کی اقتدا میں نمازوں کا اور ہی مزہ ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ فرشتے ہمارے دلوں کو دھو رہے ہیں۔ خشیت کی وجہ سے سسکیوں کی آوازیں آتیں کم از کم آنکھیں تو ضرور نم ہو جاتیں۔

ماخوذ

ہڈیاں کمزور ہو جانے کی بیماری

ہر سال ڈیڑھ ملین افراد ہڈیوں کی بیماری آسٹیوپروسس (Osteoporosis) کی وجہ سے ہڈیاں ٹوٹنے کا شکار بنتے ہیں۔ آسٹیوپروسس (Osteoporosis) کا لفظی ترجمہ، چھوٹے چھوٹے سوراخوں والی ہڈیاں، ہوسکتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ہڈیوں میں پروٹین اور معدنیات، خصوصاً کیلشیم، کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہڈیوں کی مضبوطی میں کمی آجاتی ہے اور وہ کمزور ہو کر آسانی سے ٹوٹنے لگتی ہیں۔

آسٹیوپروسس کو اکثر 'خاموش' بیماری بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ہڈیوں کی اس کمزوری کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ لوگوں کو عموماً اس مرض کا علم اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ہڈی ایک معمولی سے جھٹکے سے ٹوٹ جاتی ہے کبھی تو چھینک آجانے سے بھی ہڈی چٹخ جاتی ہے۔ کولہے یا ریڑھ کی ہڈی کا ٹوٹنا بڑا ہی سنگین معاملہ ہوتا ہے، کیونکہ ایسی صورت میں ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہوتا ہے اور سرجری کی نوبت بھی آسکتی ہے، جس کے نتیجے میں انسان مستقل طور پر معذور ہوسکتا ہے یا موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

کئی عوامل ایسے ہیں جن کی بنا پر اس مرض کے لاحق ہونے کے امکانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

عمر

جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے اور انسان کی ہڈیوں کے ریشے کم ہوتے جاتے ہیں، اور اس مرض کے لاحق ہونے کے امکانات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

جنس

عورتوں میں اس بیماری کے ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا قد مردوں کے مقابلے میں کم ہوتا ہے اس لئے ان کی ہڈیوں کی مجموعی لمبائی شروع سے ہی کم ہوتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ عورتوں میں ہڈیوں کے ریشوں میں کمی، زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہونے لگتی ہے۔ عورتیں عام طور پر اپنی زندگی کے دوران اپنی ہڈیوں کا 30 سے 50 فی صد تک کھو دیتی ہیں جب کہ مردوں میں یہ کمی صرف 20 سے 33 فی صد تک ہوتی ہے۔

نسل

ایشیائی اور کاکیشین نسل کی عورتوں میں اس مرض کے لاحق ہونے کا خطرہ سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن افریقن امریکن اور ہسپانک عورتوں میں بھی یہ امکان موجود ہوتا ہے۔

جسامت

وہ عورتیں جن کی ہڈیاں چھوٹی ہوتی ہیں یا جو دبلی ہوتی ہیں، انہیں اس بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

رہن سہن

جو لوگ بہت زیادہ تمباکو نوشی کرتے ہیں یا مناسب ورزش نہیں کرتے ان کے لئے اس بیماری میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

خوراک

جن لوگوں کے جسم میں کیلشیم یا پروٹین کی کمی واقع ہو جاتی ہے ان میں اس بیماری کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے وہ لوگ جو اپنا وزن کم کرنے کے لئے Dieting کرتے ہیں وہ اپنے لئے اس مرض کے لاحق ہونے کے اندیشے میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

(ہمدرد صحت دسمبر 2005ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

۞ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 دسمبر 2006ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شازیہ غفور صاحبہ

مکرمہ شازیہ غفور صاحبہ اہلیہ مکرم خرم شہزاد صاحب آکسفورڈ میں وکالت کرتی تھیں، اپنی ڈیوٹی پر جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں 5 دسمبر کو بعمر 30 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم ماسٹر عبدالغفور صاحب کی بیٹی تھیں اور تین سال قبل ان کی شادی ہوئی تھی۔ نہایت مخلص اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد احمد صاحب 25 نومبر کو 74 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پاگئیں مرحومہ مکرم خان عبدالمجید خان صاحب کی صاحبزادی اور محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بڑی بہن تھیں۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر مظفر احمد صاحب یہاں کی ایک جماعت سکنتھورپ کے صدر ہیں۔ مرحومہ ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ لاہور کے مختلف حلقوں میں بطور صدر لجنہ اور دیگر شعبوں میں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرمہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ

مکرمہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور آف حیدر آباد 18 جولائی کو نیو جرسی امریکہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ ایک معروف قلمکار کے علاوہ اپنی دینی خدمات کی وجہ سے ممتاز حیثیت کی مالک رہی ہیں۔ مخلص، باپردہ، راست باز، باغیرت خاتون تھیں۔ تقریباً 9 کتب تصنیف کیں۔ سیرت النبی ﷺ پر آپ کا مقالہ جامشورو یونیورسٹی نے رد کر دیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا ''دنیا والوں کی نظر میں نہ سہی، آسمان پر تو تم Ph.D ہو چکی ہو'' لاہور میں جنرل سیکرٹری کے طور پر 1947ء تا 1951ء کام کیا۔ 1974ء سے 1980ء تک حیدر آباد میں لجنہ اماء اللہ سندھ کی صدر رہیں۔ اندرون سندھ بہت سی خدمات کی توفیق پائی۔ دیہی علاقوں میں کلاسز کا اجراء کیا۔ کراچی میں 1980ء سے حلقہ گلشن اقبال کی صدر اور سیکرٹری تعلیم بھی رہیں۔

(3) مکرم عبدالکریم لودھی صاحب

مکرم عبدالکریم لودھی صاحب ابن مکرم شمس الدین صاحب مرحوم اسلام آباد 15- اکتوبر 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم نیک، مخلص اور جماعتی خدمت کا شوق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ پانچ چھ سال سے بیت الذکر اسلام آباد میں بطور ایڈمنسٹریٹر خدمت بجالاتے رہے۔ 1980ء سے مرکزی شعبہ ترجمانی جلسہ سالانہ سے منسلک رہے۔ پہلے ربوہ میں اور بعد ازاں لندن کے جلسہ سالانہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے اپنے خرچ پر دو دفعہ سپین اور ایک مرتبہ چلی وقف عارضی پر گئے۔ انہوں نے سپینش زبان سکھانے کے بارہ میں ایک کتابچہ بھی تصنیف کیا۔

(4) مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکمل قریشی صاحب ربوہ 24- اکتوبر کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ اپنے محلہ دارالصدر جنوبی میں لجنہ اماء اللہ کی سالہا سال سیکرٹری مال رہیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دوسری تحریکات میں نمایاں حصہ لیتیں اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ ضرورت مندوں کا خیال رکھتیں۔ متعدد گھرانوں کو سالانہ ضرورت کی گندم اور بعض گھروں میں ماہانہ کھانے پینے کا سامان بھجوانے کا انتظام کرتیں۔

(5) مکرم ناصر خان صاحب

مکرم ناصر خان صاحب 3 دسمبر 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کیلئے گرانقدر مالی قربانی کی توفیق ملی۔ مرحوم نہایت مخلص، نیک اور دعاگو بزرگ تھے۔

(6) مکرم حمید الدین صاحب

مکرم حمید الدین صاحب ابن مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب 7 جولائی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم ایک مخلص، دیندار، ملنسار اور جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والے تھے۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ ہر مالی تحریک پر لبیک کہتے اور کچھ نہ کچھ چندہ ضرور پیش کرتے۔ چھوٹی عمر میں ہی نظام وصیت میں شمولیت کی بھی سعادت پائی۔

(7) مکرم محمود احمد اسلم صاحب

مکرم محمود احمد اسلم صاحب سب انسپکٹر کراچی بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی اہلیہ گزشتہ سال وفات پا گئی تھیں۔ پسماندگان میں 4 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم رانا نعیم الدین صاحب کارکن عملہ حفاظت خاص لندن کے بھانجے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

کھیل اور ورزش ذہن و جسم کیلئے مفید ہے

والٹ ڈزنی

بیسویں صدی کی جن شخصیات نے اس صدی کے فنونِ لطیفہ پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ ان میں ایک بہت اہم نام والٹ ڈزنی کا ہے۔ جس کا نام دنیا بھر میں اس کے دلچسپ کارٹونوں، اس کی محیر العقول فلموں اور اس کے تفریحی پارک ڈزنی لینڈ کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔

والٹ ڈزنی 5 دسمبر 1901ء کو امریکہ کے شہر شکاگو میں پیدا ہوا تھا۔ ابتداء ہی سے اسے کمرشل آرٹ سے دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے کیریئر کی ابتداء مختلف آرٹ فرموں میں بطور کمرشل آرٹسٹ کی پھر جلد اپنے بھائی کے ساتھ مل کر کنساس میں ایک فری لانس اشتہاری کمپنی کھول لی اور جلد ہی اپنے ساتھ ایک بہت اچھی ٹیم اکٹھی کر لی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب خاموش فلموں کا دور دورہ تھا۔ چنانچہ والٹ ڈزنی نے بھی اپنی صلاحیتوں کو فلم کے قالب میں ڈھالنے کا فیصلہ کیا اور ایک کارٹون فلم بنا ڈالی۔ اس فلم کی بڑی پذیرائی ہوئی اور فلم کی کامیابی نے والٹ ڈزنی کو مزید تخلیقات کی طرف مائل کیا۔

18 نومبر 1928ء کو والٹ ڈزنی کی زندگی میں ایک انقلاب آیا۔ یہ وہ دن تھا جب اس نے اپنے شہرہ آفاق کردار مکی ماؤس کی پہلی فلم سٹیم بوٹ ولی (Steam Boat Willie) نمائش کے لئے پیش کی۔ یہ دنیا کی پہلی متکلم کارٹون فلم تھی اور اس فلم میں مکی ماؤس کی آواز خود والٹ ڈزنی نے نکالی تھی۔

کارٹون فلم اور آواز کا یہ ملاپ اتنا مقبول ہوا کہ یہ پورا معاملہ ہی مکی ماؤسنگ Mickey Mousing کہلانے لگا۔

پھر تو گویا والٹ ڈزنی کی شہرت پر لگا کر اڑنے لگی۔ والٹ ڈزنی نے یکے بعد دیگرے ایسی متعدد فلمیں تخلیق کیں۔ جنہوں نے کامیابیوں کے متعدد ریکارڈ توڑے۔ سنو وہائٹ اور سات بونے، پنو چیو (Pinocchio)، فنٹاسیا (Fantasia)، ڈمبو (Dumbo) اور بامبی (Bambi) ڈزنی کے اس کامیاب سفر کی انتہائی اہم سنگ میل ثابت ہوئیں والٹ ڈزنی نے مکی ماؤس کے علاوہ چند اور ایسے لافانی کردار تخلیق کئے جو اس کا نام ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ ان کرداروں میں ڈونالڈ ڈک، گوفی (Goofi) اور پلوٹو (Pluto) نے کامیابی کے نئے ریکارڈ قائم کئے۔

ساتھ ہی ساتھ والٹ ڈزنی نے فلمی تکنیک میں بھی انقلاب برپا کر دیا پہلے پہل فلمیں سیاہ اور سفید رنگوں میں بنتی تھیں۔ پھر ڈزنی نے تین رنگوں والا ٹیکنی کلر پروسس اور ملٹی پلین کیمرہ Multiplane Camera ایجاد کیا۔ ان ٹیکنیکی ایجادات نے فلمی صنعت میں انقلاب برپا کر دیا۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران ڈزنی نے متعدد پروپیگنڈا فلمیں بنائیں۔ جنگ کے خاتمے کے بعد وہ فیچر فلموں کی تخلیق کی طرف راغب ہوا۔ جن میں ٹریژر آئی لینڈ، سونگ آف دی ساؤتھ اور میلوڈی ٹائم خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

1955ء میں والٹ ڈزنی نے ایک اور کارنامہ انجام دیا۔ یہ ڈزنی لینڈ کی تخلیق تھا۔ آج ڈزنی لینڈ امریکہ کا سب سے بڑا تفریحی پارک بن چکا ہے۔ جہاں نہ صرف یہ کہ ڈزنی کے کرداروں سے جیتے جاگتے ملاقات کی جا سکتی ہے بلکہ ایسے اور بھی سینکڑوں تفریحی سلسلے ہیں جن کے باعث ہر برس کروڑوں افراد اس حیرت انگیز پارک کا دورہ کرتے ہیں۔

والٹ ڈزنی نے اپنی زندگی میں 32 اکیڈمی ایوارڈز اور 700 سے زیادہ دوسرے اعزازات اور انعامات حاصل کئے۔

15 دسمبر 1966ء دنیا کے اس عظیم کارٹونسٹ اور تفریح ساز کی تاریخ وفات ہے۔

ملازمت کے مواقع

۞ فیڈرل پبلک سروس کمیشن اسلام آباد کو سٹینوگرافر، سٹینو ٹائپسٹ، اسسٹنٹ، سیکیورٹی سپروائزر، ٹیلی فون آپریٹر، یو ڈی سی، ایل ڈی سی، چوکیدار اور خاکروب وغیرہ درکار ہیں۔ درخواستیں بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز ایف پی ایس سی F-5/1 آغا خان روڈ اسلام آباد مورخہ 20 دسمبر 2006ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔ پرائمری، میٹرک، انٹر اور گریجویٹ نوجوان درخواستیں دے سکتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے 11 دسمبر 2006ء کا اخبار ''نوائے وقت'' ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

گلاب انگلش کٹ کی تازہ ورائٹی

۞ گلاب انگلش کٹ کی خوبصورت رنگوں میں تازہ ورائٹی دستیاب ہے۔ اسی طرح ڈیکوریشن، سایہ دار، پھل دار اور پھول دار پودے خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ شادی وغیرہ کے موقع پر خوبصورت سٹیج کی سجاوٹ، تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے اور گلدستے تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں۔

(گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

درخت اور پودے زمین کی زینت ہیں

خبریں

قومی اخبارات سے

ہمارے لئے کشمیری زیادہ اہم ہیں مسئلہ

کشمیر پر بھارتی موقف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کشمیری عوام کی خواہشات اور حق خود ارادیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ صدر پرویز مشرف نے کبھی لچک نہیں دکھائی ہم کشمیری عوام کی قربانیوں کی قدر کرتے ہیں۔ مسئلہ کا حل مذاکرات کے ذریعہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق ہوگا۔ انہیں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق فیصلے کا حق دیا جائے دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے کہا کہ کشمیر سے زیادہ کشمیری عوام ہمارے لئے زیادہ اہم ہیں۔

ناروے نے پاکستان کا قرضہ معاف کردیا

ناروے نے پاکستان کا دو کروڑ کا ڈالر کا قرضہ معاف کر دیا۔ قرضے کی رقم سرحد کے زلزلے سے متاثرہ علاقوں پر خرچ کی جائے گی۔ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب میں وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا کہ پاکستان ناروے کے ساتھ تعلقات کو خصوصی اہمیت دیتا ہے انہوں نے کہا کہ ناروے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے والا 5واں بڑا ملک ہے۔ انہوں نے ناروے کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے غربت میں کمی آئے گی اور انتہا پسندی پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

اوورسیز پاکستانی ملک میں سرمایہ کاری کریں

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ سعودی سرمایہ کاروں کو مراعات فراہم کرینگے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بیرون ملک مقیم پاکستانی پاکستان کے حقیقی سفیر ہیں جنہیں اپنی ذمہ داریاں باصلاحیت انداز اور پیشہ وارانہ طور پر ادا کرنی چاہئیں۔ انہوں نے پاکستانیوں پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری لائیں اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرتے ہوئے ملک کے مفادات کی بے لوث خدمت کریں۔ مسلم لیگ کی حکومت ملک بھر میں لوگوں کی ترقی اور خوشحالی کیلئے بڑی تعداد میں منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو ہرا کر فتح کا ذائقہ چکھ لیا

ملتان ون ڈے میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو 7 وکٹوں سے ہرا کر فتح کا ذائقہ چکھ لیا۔ ویسٹ انڈیز نے مقررہ ہدف تین وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ سیمولز 100 رنز بنا کر مین آف دی میچ قرار پائے۔ ون ڈے سیریز میں پاکستان کو 1-2 سے برتری حاصل ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان سیریز کا آخری میچ ہفتہ کو کراچی میں کھیلا جائے گا۔

مسوڑھوں کی بیماری

مسوڑھوں کی بیماری ذیابیطس کنٹرول کرنے میں بہت مشکلات پیدا کرسکتی ہے۔ یہ بیماری انسانی جسم کے ضروری حصوں خصوصاً نظام ہضم اور دوران خون کو متاثر کرسکتی ہے۔

تحریک جدید کیلئے مالی قربانی

تحریک جدید کیلئے اگرچہ مالی قربانی کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے تاہم سیدنا حضرت مصلح موعود کے چند ارشادات پیش نظر رکھے جائیں تو ان کی روشنی میں قربانی کا معیار آسانی سے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ چند ارشادات حسب ذیل ہیں۔

(1) ”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔“ (مطالبات صفحہ 5)

(2) حضور نے جب بھی نئے سال کا اعلان فرمایا تو آخر میں اکثر و بیشتر حسب ذیل الفاظ استعمال فرمائے۔

”تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔“ (سبیل الرشاد صفحہ 210)

(3) غرض ہمارا اشاعت (دین) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے۔ جو بہرحال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے۔“ (صفحہ 210)

ان ارشادات کی روشنی میں پہلا نتیجہ یہ اخذ ہوتا ہے کہ احباب جماعت کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کیلئے قربانی کی دعوت دی جارہی ہے۔ دوسرے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی تا حد استطاعت ہونی چاہئے۔ تیسرے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت نئے سال میں سابقہ قربانی سے قدرے زیادہ قربانی پیش کرنی چاہئے۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ اپنے محبوب امام کی خدمت میں تحریک جدید کیلئے پیش کی جانے والی مالی قربانی تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ اس مقدس تحریک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء پورا کرنا مقصود ہے کہ ”میں تیری...... کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ دوسرے ارشاد میں توجہ دلائی گئی ہے کہ اس مہم میں تا حد استطاعت قربانی پیش کرنی چاہئے۔ تیسرے ارشاد میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پاکیزہ مہم کے اخراجات ہر سال بڑھتے جائیں گے۔ اس لئے ہر قربانی گزشتہ سال کی نسبت زیادہ ہونی چاہئے۔ ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے جملہ افراد جماعت وقت اور عالمگیر مہم کی وسعت اور تقدس کے مطابق پورے خلوص کے ساتھ اپنی قربانی اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

حکومت پاکستان وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل (پالیسی ونگ) کو سٹینو گرافر، سٹینو ٹائپسٹ، اسسٹنٹ اور لوئر ڈویژن کلرکس درکار ہیں۔ درخواستیں 15 دن کے اندر اندر سادہ کاغذ پر بمعہ شناختی کارڈ ڈومیسائل و اسناد بنام ڈائریکٹر ایڈمن 21-E ہما پلازہ بلیو ایریا پالیسی ونگ اسلام آباد پہنچ جانی چاہئیں۔ میٹرک انٹر اور گریجویٹ نوجوان درخواست دے سکتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے مورخہ 10 دسمبر 2006ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

ملازمت کے مواقع

فیڈرل پبلک سروس کمیشن اسلام آباد کو سٹینو گرافر، سٹینو ٹائپسٹ، اسسٹنٹ، سیکیورٹی سپر وائزر، ٹیلی فون آپریٹر، یو ڈی سی، ایل ڈی سی، چوکیدار اور خاکروب وغیرہ درکار ہیں۔ درخواستیں بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز ایف پی ایس سی F-5/1 آغا خان روڈ اسلام آباد مورخہ 20 دسمبر 2006ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔ پرائمری، میٹرک، انٹر اور گریجویٹ نوجوان درخواستیں دے سکتے ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے 11 دسمبر 2006ء کا اخبار ”نوائے وقت“ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

تبدیلی اوقات ربوہ آئی کلینک

جمعۃ المبارک شام 4:00 بجے تا 8:00 بجے رات (معائنہ)
ہفتہ صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر (آپریشن)
ہفتہ دوپہر 2:00 بجے تا 7:00 بجے رات (معائنہ)
اتوار صبح 9:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر (معائنہ)
احباب سوموار، منگل، بدھ، جمعرات کو درج ذیل اوقات میں فون کر کے یا تشریف لا کر آپریشن یا معائنہ کیلئے معلومات اور وقت حاصل کر سکتے ہیں ان اوقات میں معائنہ نہیں ہوگا لیکن کلینک کھلا رہے گا۔
صبح 10:00 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے رات
ڈاکٹر خالد تسلیم ایف آر سی ایس (یو۔کے)
کنسلٹنٹ آئی سرجن
دارالصدر غربی ربوہ
موبائل: 0301-7972878
فون نمبر 047-6211707-047-6215909

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ربوہ و گردونواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 047-6214220
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر موبائل: 0300-7704214

ربوہ میں طلوع و غروب 15 دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:08

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ۔ ربوہ: 047-6214300

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
World wide special packages
with online mobile internet tracking
STUDENT PACKAGES
750/-Dox o 5 world wide
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
214-A Ph-II Main Peco Road
Model Town Lahore
Please visit site:www.firstflightexpress.com

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

کپڑے کی دوکان برائے فروخت
ایڈریس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
شیخ ندیم احمد 0333-6706311

C.P.L 29-FD